بزرگ صحافی جناب عبدالعزیز چشتی، شورکوٹ

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق

ایک تاریخ ساز شخصیت

اُن کی جلائی ہوئی مشعلیں صدیوں تک روشن اور تیرگی میں اُجالا بن کر دلوں کو منوّر کرتی رہیں گی

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ایک شخصیت کا نام نہیں، ایک فرد کا نام نہیں بلکہ ایک خوبصورت دور کا نام ہے، ایک تاریخ ساز زمانے کا نام ہے۔ وہ جسمانی طور پر ہم سے جدا ہو گئے لیکن روحانی طور پر وہ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اُن کی ناقابلِ فراموش دینی خدمات ہمارے لیے عظمت اور روشنی کا مینار ہیں۔ وہ عمر بھر خدمتِ اسلام کرتے رہے۔ اُن کی تربیت کے نتیجے میں ہزاروں شاگرد دُنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ علم کی ایک نہ بجھنے والی قندیل تھے۔ وہ علم و عرفان کا ایک ناپیدا کنار سمندر تھے۔ وہ ضیا اور روشنی کا ایک منبع تھے۔ وہ درس و تدریس کا ایک چشمہ تھے۔ وہ ایک مہربان اُستاد تھے، شفیق باپ اور ہمدرد دوست تھے۔ اُن کی جلائی ہوئی مشعلیں صدیوں تک روشن رہیں گی اور تیرگی میں اُجالا بن کر دلوں کو منور کرتی رہیں گی۔ انہوں نے ایک عظیم مجاہد اور اسلام کے ایک سپوت کے مشہور گاؤں اکوڑہ خٹک میں علم کی ایک شمع روشن کی۔ علمِ دین کے پیاسے اس دینی درسگاہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے، اور صدیوں تک دینِ حق کی شمع کے جان نثار پروانے آتے رہیں گے اور علوم کے موتیوں سے اپنے دامن بھر بھر کر لے جاتے رہیں گے۔ آپ کے صدقۂ جاریہ کا یہ عمل انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حضرت شیخ الحدیث مرحوم و مغفور کے بعد اس عظیم دینی درسگاہ کی تمام تر ذمہ داریوں کا بوجھ آپ کے صاحبزادہ محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرتؒ کی روحانی اولاد کے کندھوں آپڑا ہے۔ خدا کے نیک بندوں، مخیّر اور صاحبِ ثروت لوگوں کا تعاون و سرپرستی انتظامیہ کو حاصل رہے گا۔ حضرت مولانا عبدالحقؒ کے حوالے سے اکوڑہ خٹک صدیوں تک دُنیا میں مشہور رہے گا۔

مجاہدِ سرحد خوشحال خان خٹک نے بھی اسی سرزمین پر اپنی بہادری اور حُب الوطنی کے جوہر دکھا کر اپنی عظمت کا لوہا منوا لیا تھا، اب اسی خطۂ زمین پر حضرت شیخ الحدیث مرحوم و مغفور کی شہرت کے پرچم لہراتے رہیں گے، ایک عالم یہاں سے فیضیاب ہوگا۔ محبّت، بھائی چارے اور الفت دوستی کے اس زمینی ٹکڑے پر محبت و پیار اور بھائی چارے کی روشنیاں جگمگاتی رہیں گی۔

حضرت مولانا مرحوم و مغفور دُنیائے اسلام کے ایک عظیم فرزند تھے۔ ان کا حسنِ سلوک مثالی تھا۔ وہ ایک انجمن اور باغ و بہار شخصیت تھے، سُنّتِ رسولؐ کے سب سے بڑے علمبردار تھے، آسمانِ ملّت کا ایک چمکتا ہُوا ستارہ تھے۔

> **اُن کی خوبصورت یادیں ہی ہماری زندگی کا بہترین سرمایہ ہیں۔**

میری ملاقاتوں کا سلسلہ اُن کے ساتھ ١٩٦١ء سے ١٩٦٦ء تک رہا۔ میں زندگی میں اُن سے بارہا ملا ہر بار آپ نہایت پُرتپاک طریقے سے ملے۔ میں اپنے سر پر اُن کے نرم و نازک ہاتھوں کا لمس اب تک محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے اُن کی زیارت سے دلی سکون ملتا تھا، وہ اب تک میری رُوح کی گہرائیوں میں سمائے ہوئے ہیں۔ اُن کی خوبصورت یادیں ہی ہماری زندگی کا بہترین سرمایہ ہیں۔ ایسے عظیم انسان صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں ــــ وہ سیاست کو بھی دین کا ایک حصّہ کہا کرتے تھے۔

تحریکِ پاکستان کا یہ عظیم فرزند وطنِ عزیز کو خوشحال اور مضبوط دیکھنا چاہتا تھا ـــ مسئلہ افغانستان پر مولانا مرحوم کی کڑی نظر رہی، وہ افغان مہاجرین کو آزادی سے ہمکنار دیکھنا چاہتے تھے اور اُن کی باعزت وطن واپسی آپ کی دلی خواہش اور تمنا تھی ــــ نفاذِ شریعت کے لیے اُن کی قربانیاں، محنت اور لگن بھی اپنی مثال آپ تھی۔ موت نے ہم سے ہمارا عظیم محسن اور ہمدرد چھین لیا اور ہم ایک شجرِ سایہ دار سے محروم ہو گئے۔ مولانا مرحوم کی موت ہماری آنکھیں اشکبار کر گئی۔ مولانا مرحوم کی جُدائی نے ہمیں نڈھال کر دیا۔ میں نے سُنا کہ قوم ایک بین الاقوامی شہرت یافتہ عالمِ دین سے محروم ہو گئی۔ خدایا! یہ خلاء اب کبھی پُر نہ ہو گا، اُن کی کمی برسوں تک محسوس کی جائے گی۔ ؎

ذوقؔ! اس بحرِ فنا میں کشتیٔ عمرِ رواں
جس جگہ پر جا لگی وہ کنارہ ہو گیا

مولانا مرحوم کا ایک مشن تھا، وہ تمام عمر اس کی تکمیل کیلئے سرگرمِ عمل

(باقی ص ٣٠٨ پر)